رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ :- یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۵

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفٰے بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۵
۔ ۔ ۔ ششماہی ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اٹکھیلیاں کب تک ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ ۔ ص۳
جدید نبی کا اعلان ۔ ۔ ۔ ۔ ص۴
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی ص۵
جمعیۃ تنظیم پنجاب ص۶ ۔ پنجابی مثلث ص۷
دیدوں کے مصنف ۔ ۔ ۔ ۔ ص۸
مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں ۔ ص۸
الصبر والجہاد ۔ ۔ ۔ ۔ ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ص۱۱
سوال جواب متعلق آمین بالجہر ۔ ۔ ص۱۳
متفرقات ص۱۳ ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات ص۱۶-۲۰

اٹکھیلیاں کب تک

(از مولوی عبدالشکور خان صاحب مفتی اکبرآبادی)

اٹھو اہل حدیثو! خواب کی مدہوشیاں کب تک
مثال کاسگنج کثرت پہ تازاں اہل دنیا سے
لگی ہونے سربازار اب تو آبرو ریزی
خبر للہ لو اپنی ۔ عداوت سے سگ دنیا
ذرا لو کام ہمت سے اگر کچھ بھی حمیت ہے
جو مرنا ہی گوارا ہے، تڑپ ایک بار دکھلا دو
جو رہنا ہے زمانہ میں کرو کچھ دبدبہ پیدا
ہوئی جاتی ہیں جن جن سب نصیب غیر اولادیں
مٹا دو باہمی جھگڑے ۔ خدا را ایک ہو جاؤ
کہاں ہیں حامیان دین و ملت مولوی مفتیؔ

سہو گے دن بدن ظلم و ستم کی سختیاں کب تک
فضا میں قوم و مذہب کی اڑینگی دھجیاں کب تک
سنبھل لے قوم غافل! اسقدر رسوائیاں کب تک
چھپا ئینگے مرے لیکر تمہاری ہڈیاں کب تک
زمانہ کی حقارت سے اٹھینگی انگلیاں کب تک
پڑے لیتے رہو گے نیم بسمل سسکیاں کب تک
سنیگا اس طرح کوئی غلط مجبوریاں کب تک
گرینگی خرمن امید پہ یوں بجلیاں کب تک
شب فرقت کی یاد وصل میں طولانیاں کب تک
دکھا ئینگے عمل سے اپنے لاپرواہیاں کب تک

پیارے نبی کے پیارے حالات ۔ مؤلفہ مولوی فرزند الدین صاحب ڈسکوی ۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۲۰ جون تک گرمی بہت زور کی پڑتی رہی۔ ۱۹۔۱۸ جون کو گرمی سے تین چار اموات بھی واقع ہوگئیں۔ مگر ۲۳ جون کو زبردست آندھی آنے سے اور بعد میں معمولی سے چھینٹے پڑنے سے ہوا میں قدرے خنکی ہوگئی ہے۔ بارش ہونے کی بھی امید ہے۔

—— امرتسر تھانہ صدر کے ملک بشیر حیات سب انسپکٹر پولیس رشوت ستانی کے الزام میں ملازمت سے برطرف کردیئے گئے۔

—— معلوم ہوا ہے زلزلہ کوئٹہ سے صرف کوئٹہ میں سرکاری عمارات منہدم ہونے سے ۸ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) و لیڈی ولنگڈن یکم جولائی کو کوئٹہ جائیں گے۔ واپسی پر کراچی، بہاولپور، ملتان اور لاہور میں زلزلہ کے پناہ گزینوں کے کیمپ اور شفاخانوں کا ملاحظہ کریں گے۔ (۶۷

—— کولمبو میں مسلم تاجروں نے زلزدگان کوئٹہ کے لئے تین ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

—— ماسکو (روس) سے مجلس انتظامیہ انجمن صلیب و ہلال احمر نے زلزلہ مذکور کے لئے ایک ہزار پونڈ دیا ہے۔

—— ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو زلزلہ زدگان بے روزگاروں کے لئے روزگار تلاش کرے گی۔

—— بنارس کے ایک مندر سے ایک مارواڑی نووارد کی طلائی زنجیر قیمتی تیرہ سو روپیہ چوری ہوگئی ہے۔

—— جنگل پٹ (مدراس) میں آگ لگ جانے سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

—— کالی کٹ (مدراس) میں ایک زمیندار کے کھیت میں بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے جس سے تمام قصبہ میں خوف و ہراس چھا گیا ہے۔

—— موضع گنگا پور ضلع لائلپور کے قریب نہر کا بند ٹوٹنے سے ۱۲ میل تک پانی پھیل گیا۔ ۹ گاؤں بالکل تباہ ہوگئے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں مویشی و مکانات نذر آب ہوگئے۔

—— پشاور میں ۲۱ جون کو آتش زدگی کی زبردست واردات ہوئی جو ۱۷ گھنٹے تک متواتر رہی۔ گو نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ مگر مالی نقصان کا اندازہ لگانا ابھی مشکل ہے۔

(احباب پشاور اپنی خیریت سے اطلاع دیں)

—— الہ آباد میں ایک یورپین لڑکی کی قبر کھودنے کے جرم میں پولیس نے بارہ اشخاص گرفتار کئے۔ وہ قبر سے سونا تلاش کر رہے تھے۔

سب سے پہلے
حساب دوستاں

جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر درج ہے
ملاحظہ فرمائیں گے۔ (منیجر)

—— ترساپور (مدراس) میں ایک ہندو خاندان کے چھ افراد رات کو تندرست سوئے مگر صبح کو تمام مردہ پائے گئے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

بہی خواہان | اہلحدیث کوشش کرکے اس کی اشاعت بڑھائیں۔

کنز المجربات حصہ اول | کی قیمت اہلحدیث مورخہ ۲۱ جون صفحہ ۲ کالم اول میں غلطی سے دو روپیہ لکھی گئی ہے۔ اصل میں دو روپیہ پانچ آنہ ہے (۲/۵) ناظرین یاد رکھیں۔

مضامین آمدہ | احمد امان اللہ صاحب مولوی محمد شفیع صاحب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب۔ علی محمد صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔

غریب فنڈ | میں از فتوی فنڈ ۶/۱۲ کل میزان ۶/۱۲

یاد رفتگان | میرا لڑکا مستری محمد اسمٰعیل جو زلزلہ کوئٹہ سے صحیح سلامت مع عیال و اطفال گھر آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ صرف تین یوم بعارضہ لقوہ و تشنج میں مبتلا رہ کر فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم مستری چراغ الدین از کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لہ۔

حیات مسنونہ چھپ گئی ہے | صرف ۲۰ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جاتا۔

کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا | نامی مضمون جو سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا تھا۔ بغرض تقسیم اشتہار کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ ناظرین تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (منیجر)

ستیارتھ پرکاش | یہ کتاب راد ہا سوامی سنگت کے گدی نشین نے لکھی اور شائع کی ہے۔ کتاب کا مضمون ہے سوامی دیانند اور آریوں کی تحریرات متعلقہ غیر مذاہب کا جواب جو مصنف کتاب نے اپنے طریق پر دیا ہے۔ اس کتاب سے آریوں میں بڑی بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ آریہ اخباروں نے اس پر بڑے ناراضگی کے مضامین لکھے ہیں۔ کتاب قابل دید ہے۔ زبان تو اردو ہے مگر ہندی کے الفاظ کا بے ضرورت داخلہ غیر موزوں ہوگیا ہے۔ کاغذ، طباعت وغیرہ بہت اچھی ہے۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار "پریم پرچارک" دیال باغ آگرہ

تلاش عزیز | میرا بھائی عبدالکریم جو پہلے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں پڑھتا تھا عرصہ سے لاپتہ ہے اس کا باپ (نور احمد صاحب) سخت بیمار ہے اسکو ہر وقت یاد کرتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹ کو دیکھے تو خود اطلاع دے۔ یا اس کا کوئی دوست اطلاع دے تو خدا سے اجر پائے۔ میرا پتہ:۔ عبدالحمید معرفت ایم۔ اے۔ واحد

—— انگلستان کے مشہور نومسلم لیڈر لارڈ ہیڈلے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۳)

معذرت "وہابیت پر بہتان" کا نمبر اول اہلحدیث ۷ جون میں درج ہو کر بوجہ گم ہو جانے رسالہ مردودہ کے سلسلہ ترک گیا تھا۔ اب رسالہ مذکورہ مل گیا ہے۔ چونکہ دوسرا سلسلہ اسی قسم کا شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے ختم ہونے پر ۷ جون والا سلسلہ پورا کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلے کے دو نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ہوتا ہے۔ معترض نے حدیث سوم مرقومہ "اہلحدیث" مورخہ ۱۴ جون سے ایک نتیجہ نکالا ہے جو اس کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"وہابی حنفیوں کو پیر پرست مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ حضور تو یہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔ شرک تو تم نہ کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں فخر اور بڑائی کروگے۔ وہابیوں نے اس حدیث کا خلاف کیا اور اس کو نہ مانا کہہ دیا کہ حنفی شرک کرتے ہیں۔ حضور تو فرمائیں کہ شرک نہیں ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا ہے یا ہوگا۔ کرنا حدیث کا خلاف، نام رکھنا اپنا اہل حدیث۔ وہی مثال ہوئی جیسے کسی نے کتے کا نام موتی رکھ لیا؟"

(الفقیہ امرتسر ص۳ ۲۱ مئی ۳۵ء)

اہلحدیث حدیث کو نہ سمجھ کر جو بھی اعتراض کریں اس مثال کے ماتحت ہے جو عرب کہا کرتے ہیں۔

مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاہ

بے سمجھی ملاحظہ ہو۔ حضور خاص صحابہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں میں تم سے اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ تم شرک کروگے۔ اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم قبور پرست مشرک نہیں۔ حالانکہ ایسے قبور پرستوں کی بابت صاف الفاظ میں ارشاد آچکا ہے وہ بھی سن لو۔

چند (جدید الاسلام) لوگوں نے عرض کیا۔ حضور ہمارے لئے ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ مشرکوں کا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰھاً کما لھم آلھۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم۔ (ترمذی)

یعنی فرمایا ذات انواط (درخت) کی بابت تمہارا سوال ایسا ہی ہے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دے جیسا ان (مشرکوں) کے معبود ہیں۔ پھر حضور نے قسم کھا کر فرمایا تم پچھلے مسلمان (یہاں اہل سنت کہلانے والے مسلمان) پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلوگے یعنی شرک میں مبتلا ہو جاؤگے۔ چنانچہ جو کوئی ثبوت لینا ہو تو پیر جماعت علی وغیرہ کے مریدوں کو پیر کے آگے سجدہ کرتے دیکھو۔ یا لاہور میں حضرت علی ہجویری کے مزار پر یا ملتان میں بہاء الحق کے مزار پر بچشم خود ملاحظہ کرو۔ پھر ان سے پوچھو کہ تم حنفی ہو یا وہابی؟

ناظرین کرام! ہم اہل حدیث کل حدیثوں کو مانتے ہیں اور معترضین بعض کو چھوڑتے ہیں۔ اس لئے انکے حق میں یہ آیت صادق ہے:۔

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

حدیث چہارم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رأیتنی* اتیت بمفاتح خزائن الارض فوضعت فی یدی (بخاری ص[illegible])

(ترجمہ) یعنی ابوہریرہ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ دیا گیا میں جوامع الکلم اور مدد دیا گیا میں ساتھ رعب کے اور میں سویا ہوا تھا اور میرے ہاتھ میں تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ یہ حدیث بخاری ص۱۰۴۳ میں بھی ہے۔" (الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث اس حدیث کی تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ علم الٰہی میں جتنے ممالک مفتوح ہو کر امت محمدیہ کے زیر نگیں آئے تھے۔ عالم کشف میں ان ممالک کی بابت خدا کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ یہ ممالک آپ کی امت کو ملیں گے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

لتفتحنھا عصابۃ من المسلمین (مسلم)

"ایک گروہ اہل اسلام کا ان ممالک کو فتح کریگا"

دنیا میں تاریخ اسلام اگر مٹ نہیں گئی یا ہمارے مخاطب کو تاریخ اسلام کا فی الجملہ علم ہے تو وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ مصر، فلسطین، طرابلس، ایران،

دعوۃ الظالمین۔ تحفۃ مصر کی مستند سرائخمی (۷۱) جلد اول ۶۔ (۱۵) ... سرحد، ۳۲ (بحوالہ اہلحدیث)

* ایسا ہی مرقوم ہے ۱۲

افغانستان، ہندوستان وغیرہ ممالک کب فتح ہوئے یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ دنیا کے بہت سے ممالک ہیں جو ابھی ظلم اسلامی کے ماتحت نہیں ہوئے تو کیا یہ فرمان ان ممالک کو بھی شامل ہے؟ اگر ہے تو غلط ہوا۔ شیر بنی رکھو تو جواب بتائیں کہ

یہ ارشاد قضیہ مہملہ کی صورت میں ہے وھی فی قوۃ الجزئیۃ۔

پس اہل حدیث تو حدیث کو ایسی طرح مانتے ہیں کہ قرآن کریم اور دوسری صحیح حدیثوں سے متعارض نہیں ہوتی مگر آپ جیسے رسمی حنفی ایسی طرح مانتے ہیں کہ حدیث کے منکرین کو حدیث کی تکذیب کا کافی مواد مل سکے۔ کیا یہ سچ ہے سے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

حدیث پنجم ابوہریرہ سے بعد بیان کرنے حدیث کے یہ الفاظ مروی ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاعلموا ان الارض للہ ورسولہ (بخاری باب اخراج یہود من جزیرۃ العرب) یعنی زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ نبی کسی چیز کا مالک نہیں حتیٰ کہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں۔ حضور تو کہیں کہ میں زمین کل کا مالک ہوں۔ یہ کہیں کسی چیز کے مالک نہیں۔ بتاؤ یہ لوگ اہل حدیث ہیں یا منکر حدیث؟" (حوالہ مذکور)

جـ ۵ بے چارے وہابی تو وہی کہتے ہیں جو وہاب کہتا ہے۔ ہم بتا چکے ہیں کہ ہم ہر حدیث کی تشریح کرنے میں دو اصولوں کو ملحوظ رکھا کرتے ہیں۔ (۱) قرآن مجید کے خلاف نہ ہو جائے۔ (۲) کسی دوسری صحیح حدیث کے خلاف نہ ہو جائے۔ پس سنئے۔ اس حدیث کے ساتھ ہم بکثرت آیات قرآنیہ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ منجملہ ایک یہ ہے:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ۔

اے نبی تو کہہ کہ اے اللہ ملک کے مالک جسے تو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے الخ۔

بتائیے اصل مالک کون ہوا۔ قُل کا مخاطب یا اللہ۔

ناظرین کرام! ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ احادیث کو بے سمجھے کیوں پیش کر دیتے ہیں۔ کیوں نہیں مدرسہ دیوبند وغیرہ میں جا کر دورہ حدیث شریف میں شریک ہو جاتے، تاکہ دیوبند میں شریک ہونے سے کم سے کم حنفی مذہب کے مطابق تو حدیث کو سمجھ لیں۔ دور دورسے سوامی دیانند کی طرح حدیثوں پر پتھر نہ پھینکو۔ جس سے منکرین حدیث کو انکار حدیث کا بہانہ مل جائے۔ اور وہ تمہیں مخاطب کر کے کہیں سے

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

پس اس حدیث میں للہ ورسولہ کے یہ معنی ہیں کہ اصل مالک زمین کا اللہ ہے اس کے دینے سے رسول ہے۔ جیسے اصل مالک سب چیزوں کا اللہ ہے اس کے دینے سے ہم ہیں۔ قرآنی شہادت سنو!

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (باقی)

قادیانی مشن

جدید نبی کا اعلان

ہمارے ناظرین مولوی فضل احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی پنجاب کو جانتے ہونگے جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی ارادت مندی میں (بزعم خود) درجہ نبوت پایا ہے۔ آپ بھی باتباع مرزا صاحب متوفیٰ دنیا کی تباہی کے الہامات بکثرت کیا کرتے ہیں۔ حال میں جو کوئٹہ بلوچستان میں زلزلہ آیا ہے موصوف کا دعوے ہے کہ ہم نے اس کی بابت پہلے ہی اعلان کر دیا تھا۔ اسی اعلان میں مزید اعلان فرماتے ہیں جو صرف ہندوستانیوں کی دلچسپی کا نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اس میں دلچسپی ہے۔ وہ یہ ہے کہ:۔

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۳۱ء کو خدا تعالےٰ نے غربی ممالک کے متعلق ایک قافیہ دار فقرہ میں یہ خبر فرمائی یہ آیندہ کے لئے خبر ہے۔

"غربی دنیا مٹ جائے گی دیکھ لینا دوستو"۔

مورخہ ۶ جون کو میں نے خدا تعالےٰ کے حضور میں یہ عرض کی کہ آیا یہ قومیں اسلام کی طرف آئیں گی یا نہیں؟ اور پھر عرض کی گئی کہ ان کو اسلام میں لانے کی کتنی مہلت عطا فرمائی گئی۔ اس کا جواب خدا تعالےٰ نے عربی زبان کے لہجہ میں بالفاظ ذیل مرحمت فرمایا۔

عشرین سنۃ یعنی بیس سال کے عرصہ کے اندر اسلام میں آگئے۔ تو یہ ممالک بچ جائینگے۔ ورنہ فنا کئے جائیں گے۔ پہاڑ اڑیں گے اور سمندر اوچھل پڑیگا۔" (صـ ۳)

اہلحدیث دنیا سے مراد سارا یورپ ہے جو ہندوستان بلکہ ایشیا سے مغرب کی جانب ہے۔ اس لئے یہ الہام ایسا ہے کہ دنیا ساری کو اس سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ یورپ کی صنعت وحرفت سے ایشیا ایسا دبا ہوا ہے کہ مجال دم زدن نہیں رکھتا۔ اس لئے اس کے منہ سے ہر وقت نکلتا ہے سے

اک زمانہ ہے ستم دیدہ فلک کے ہاتھ سے
یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر وزبر ہو جائے گا

اس الہام کو ہوئے چار سال تو ہو گئے باقی رہے ۱۶ سال۔ سو اللہ کو علم ہے کہ یورپ جدید نبی کو مان کر بچ رہتا ہے یا انکار کر کے تباہ ہو جاتا ہے۔ خدا ہمارے ملک کو محفوظ رکھے۔

ahmadimuslim.de

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

(از قلم مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

شیخ سعدی شیرازی مرحوم کا قول ہے ؎

گل است سعدی ولے در چشم دشمناں خار است

سعدی تو پھول ہے لیکن دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا ہے۔ یہی حالت شیعہ حضرات کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں ہے۔ نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ مسلمان مرد و زن گلزار اسلام کے پھول ہیں لیکن تبرائی فرقہ کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ ان کا ہر ایک قول و فعل خواہ وہ کتنی ہی بہتری و مصلحت پر مبنی ہو یہ ضرور بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعثت محمدیہ سے قبل بھی کچھ لوگ کہا کرتے تھے

ما نرٰک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرائی یعنی تیرے تابعدار رذیل اور بے سمجھ لوگ دکھائی دیتے ہیں۔

اسی کا نمونہ آج کل بھی موجود ہے۔ چنانچہ شیعہ رسالہ "اصلاح" میں علمائے اہل سنت سے سوال کے عنوان کے ماتحت ایک حدیث لکھی ہے۔ اور اس پر صدیقہ (حرم رسول) کا تعامل ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار کو بہت دور کی سوجھی ہے اور اس کو بہت مشکل پڑی ہے جس کے حل کے لئے اسے علماء اہل سنت کے آستانہ پر جبہ سائی کرنی پڑی ہے چنانچہ لکھتا ہے :-

"حضرات علماء اہلسنت براہ کرم حسب ذیل حدیث کے مطلب سے مطلع فرمائیں۔ عن عمر بن مخراق قال مرّ علے عائشۃ رجل ذو ھیئۃ و ھی تاکل فدعتہ فقعد معھا و مر آخر فاعطتہ کسرۃ فقیل لھا فقالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلھم۔ عمر بن مخراق کہتے تھے کہ حضرت عائشہ کے سامنے سے ایک شاندار خوش وضع مرد گزرا۔ اس وقت آپ کھانا کھاتی تھیں۔ اس کو دیکھتے ہی آپ نے اپنے پاس بلا لیا وہ چلا آیا اور آپ کے پاس ہی بیٹھا۔ اور دوسرا مرد گزرا اس کو آپ نے ایک ٹکڑا دے دیا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی کہ اس خوش وضع آدمی کو اپنے پاس کیوں بٹھایا اور اس دوسرے مرد کو (جو غالباً خوش وضع نہیں تھا) روٹی کا ٹکڑا کیوں دیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے درجہ کے مطابق برتاؤ کیا کریں (منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۵۵) سوال یہ ہے کہ اس خوش وضع مرد کو جناب عائشہ نے اپنے پاس کیوں بلایا۔ کس غرض سے اپنے ساتھ اس کو بٹھایا اور کس مطلب سے اپنے ہمراہ کھانا کھلایا؟ وہ یقیناً نامحرم تھا جس کو دیکھنا جس سے بات کرنا۔ جس کے پاس بیٹھنا۔ جس کے ساتھ کھانا کھانا آپ کو کسی طرح جائز نہیں تھا۔ (محمد باقر)

(رسالہ اصلاح صفحہ ۲ نمبر ۱ جلد ۳۹)

معترض کو اعتراض کرنے کے لئے بہت دور جانا پڑا اور بقول اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی آپ کو کنز العمال کا مطالعہ کرنا پڑا۔ جس میں سے آپ کو خطیب بغدادی کی کتاب المتفق کا حوالہ ملا۔ غالباً اس ملک میں موجود نہیں ہے۔ حدیث مرقومہ کا اصل مخرج ابو داؤد ہے۔ خود صاحب کنز العمال نے ابو داؤد کا حوالہ دے رکھا ہے۔ اس لئے واقعہ کی تحقیق کرنے کے لئے ابو داؤد کا دیکھنا ضروری ہے ابو داؤد کی روایت یوں آئی ہے۔

ان عائشۃ مر بھا سائل فاعطتہ کسرۃ و مر بھا رجل علیہ ثیاب و ھیئۃ فاقعدتہ فاکل فقیل لھا فی ذالک فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم (ابو داؤد)

یعنی حضرت عائشہ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے اس کو روٹی کا ٹکڑا دیدیا۔ ایک اور شریف لباس میں ملبوس اور بزرگانہ شکل کا آدمی گذرا تو آپ نے اس کو حکم دے کر بٹھا لیا تو اس نے بھی کھانا کھایا۔ آپ سے اس فرق کی وجہ دریافت ہوئی تو کہا کہ ہادی محترم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ ہر ایک سے اس کے مرتبہ کے مطابق سلوک کیا کرو۔ (عون المعبود صفحہ ۱۸۴ ج ۴)

باقی رہا آپ کا کہنا کہ دوسرا شخص (جو غالباً خوش وضع نہ تھا) سو ایسے قول کا قائل غالباً انہیں میں سے ایک ہے جو اپنی ماؤں کے حق میں بدگو اور بدظن ہوتے ہیں۔ ہمیں تو حکم ہے۔ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

پس مطلب روایت کا صاف ہے کہ معمولی سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیکر رخصت کیا۔ صاحب وجاہت کو ڈیوڑھی میں بٹھا کر پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔

ایسے واقعات ہمیں بھی پیش آتے ہیں۔ ہم بھی بتوفیقہ تعالیٰ اس پر عمل کرتے ہیں۔

خدا بدظنوں کو نیک ظن دے۔

خلافت محمدیہ } مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴؍

خلافت رسالہ۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱؍

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ مجموعہ الدرۃ جو مصنف حضرت کے دو الفقار (۳) سرخیں شیعوں کی دو ... (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

جمعیۃ تنظیم پنجاب

پنجاب میں چند افراد اہل حدیث نے تنظیم کی بنیاد رکھی۔ جس کی صورت ان کی سمجھ میں یہ آئی۔ کہ ایک شخص کو امیر بنائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بزرگ کو امیر بنایا جو میرے نزدیک خود بنانے والوں کے دلوں میں بھی اس منصب جلیل کے متحمل نہیں۔ پھر ان بنانے والوں نے اپنے فعل کو یہاں تک مستحسن قرار دیا کہ اعلان کرنے لگے کہ جو کوئی اس امیر کو نہ مانے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ جب اس پر اعتراض ہوا تو انہوں نے اپنے امیر کو محض امیر سفر کی طرح قرار دیا۔ میں نے ابتدا میں اظہار رائے کر دیا تھا پھر میں خاموش رہا اس نیت سے کہ چند آدمی اگر اسی طرح مل سکتے ہیں تو ملیں۔ حال میں ایک اشتہار سرخ کاغذ کا میرے پاس کلکتہ سے آیا۔ بھیجنے والے نے مجھ سے سوال بھی کیا ہے۔ لکھا ہے کہ مولوی یوسف امرتسری نائب امیر کے مدعی ہو کر لوگوں کو امارت میں لاتے ہیں اور بڑے بڑے علماء کی منظوری کے دستخط (خصوصاً آپ کے دستخط) دکھاتے ہیں۔ بلکہ سلطان ابن سعود کا خط دکھا کر کہتے ہیں کہ:۔

"سلطان امیر ان کر بیعت ہو گئے ہیں"

ہم لوگ کیا کریں، ہم کو اصل حال سے اطلاع دیجئے۔ اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیجئے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۲۳)

اصل بات یہ ہے کہ جس مجلس میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی میں بھی اس میں تھا۔ میں نے قریباً دو گھنٹے اس کی مخالفت کی۔ مگر جن لوگوں نے پیشتر ہی سمجھوتہ کر رکھا تھا انہوں نے میری بات نہ سنی۔ میں نے پھر بھی انکار ہی رکھا۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ جس صاحب کو امیر بنایا ہے وہ اس منصب کے بوجھ کے متحمل نہیں کہ جماعت کی راہ نمائی دین میں یا دنیا میں کر سکیں۔ وہ بالکل کم گو عبادت گذار شخص ہیں۔ اس لئے جب کبھی اس جماعت کا شوریٰ ہوتا ہے امیر سے کوئی حکم نہیں لیا جاتا۔ ممبران آپس میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ بس اصل وجہ میرے انکار کی یہ ہے کہ میں اس بزرگ کو اس بوجھ کا متحمل نہیں دیکھتا۔

حلفی بیان میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے۔ (کیا عجیب امارت ہے) اس لئے یہ امیری نہیں ہے محض ایک ڈھونگ اور نقل ہے۔ رہا سلطانی خط۔ اس کی بابت بھی سید محمد شریف صاحب نے اثناء گفتگو میں مجھ سے بیان کیا کہ یہ لوگ سلطانی خط کا عکس دکھاتے پھرتے ہیں میرا خط بھی ساتھ دکھا دیتے تو لوگوں کو غلطی نہ لگتی۔ فرمایا۔ میں نے بوساطت مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی سلطان المعظم کو خط لکھا تھا کہ "میں نے آپ سے بیعت کی ہے"

انہوں نے لکھا:۔

"ہم تمہاری بیعت قبول کرتے ہیں"

ان دونوں خطوں کو ملا کر پڑھا جائے تو کوئی نادان سے نادان بھی یہ نہ کہیگا کہ سلطان المعظم نے شاہ صاحب سے بیعت کی ہے۔

نوٹ جس صورت کی بیعت شاہ صاحب نے سلطان المعظم سے کی ہے اس قسم کی بیعت تو سینکڑوں بنگالی کر آئے ہوئے ہیں۔ اس بیعت کا مطلب ان کی نیت کے ماتحت یہ ہوتا ہے کہ ہم تابعدار ہیں۔ نہ یہ کہ ہم آپ کے نائب ہیں۔ تابع اور نائب میں بہت فرق ہے۔

مختصر یہ کہ میری رائے اس سلسلہ کی بابت یہ ہے کہ یہ جماعت اپنے امیر کو عملی طور پر امیر نہیں جانتی۔ نہ وہ امیر منا جانتے ہیں۔ کوئی کام بھی نہیں کرتے نہ کرنا جانتے ہیں۔

مثال کے طور پر اظہار کرتا ہوں۔ گلہ یا شکایت مقصود نہیں۔

مارچ ۱۹۳۴ء کو امرتسر میں ان کا عام جلسہ ہوا۔ جس میں کئی ایک تقریریں ہوئیں۔ اس امارت کے لئے آیات اور احادیث پڑھی گئیں۔ رزولیوشن پاس ہوئے۔ اس کے بعد ایسے گم ہوئے کہ بدائے برنخواست یہاں تک کہ اس جلسہ کی رپورٹ بھی شائع نہ ہوئی، نہ حساب کتاب ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے غبن کا الزام بھی لگایا۔ تاہم نہ کوئی مجلس محاسبہ بیٹھی، نہ کوئی محاسب مقرر ہوا، نہ کسی اصلی یا فرضی محاسب کی رپورٹ شائع ہوئی۔ ہمدرد اصحاب متحیر تھے کہ جلسہ کرنے سے انجمنوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیسا جلسہ ہے کہ پہلی حرکت بھی سکون سے بدل گئی۔

مطالبہ چونکہ جماعتی کام ہے۔ اس لئے ہمارے سائلین امیر یا نائب امیر سے دریافت کریں کہ پانچ سال کے طویل عرصہ میں انہوں نے عملی کام کیا کیا پھر ہم بتائیں گے کہ ان کا بتایا ہوا کام، کام نہیں۔ محض ڈھونگ ہے۔

معذرت میں کسی مصلحت سے اس سلسلہ کو اس کی حالت پر چھوڑ چکا تھا مگر مولوی یوسف کی کاروائی نے مجھے کہنا پڑا سے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

پنجابی مثلث

آج کل پنجاب میں قادیان ہی کا تذکرہ ہر ایک انسان کے زبان زد ہے۔ مسلمان قوم اس وقت قادیان کے بارے میں تین قسموں میں یا مثلث کے تین ضلعوں میں منقسم ہے۔ ایک مرزائی جو کھلم کھلا مرزا کو مسیح موعود اور مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ دوسرے مخالفین مرزا احرار وغیرہ جو مرزا صاحب قادیانی کو

ahmadimuslim.de

مع اتباع مرزا کے کافر قرار دیتے ہیں۔
تیسرا گروہ یا اشخاص وہ ہیں جو کفر میں تو اختلاف نہیں کرتے مگر احرار کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور سخت توہین کرتے ہیں۔ اس گروہ کے سرگروہ سید حبیب شاہ صاحب مالک اخبار روزنامہ "سیاست" لاہور ہیں جو احرار کے حق میں مرزائیوں سے زیادہ بدگو ہیں۔ دیکھیں مسلمانوں کا یہ مثلث کب تک قائم رہتا ہے۔

اللھم اھدنا لما تحب و ترضیٰ

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(۲)

پنڈت آتمانند جی اس مسئلے کی تحقیق کر رہے ہیں کہ ویدوں کے مصنف کون ہیں۔ گذشتہ نمبر میں کچھ حصہ درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا حصہ درج ہے۔ (مدیر)

اور سنئے کہ شت پتھ براہمن ۱۱۔ ۵۔ ۱۔ ۱۰ میں لکھا ہے کہ راجہ پرورا اور اروشی کے سمواد والا سوکت ۱۵ منتروں کا ہے لیکن رگوید ۱۰۔ ۹۵ میں آج کل ۱۸ منتر پائے جاتے ہیں۔

سام وید میں ایک حصہ صریحاً برہمن گرنتھوں کا ہے۔

آریہ سماجی ریسرچ سکالر پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے بھی اپنی تصنیف اے ہسٹری آف ویدک برہمناز صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ پر تسلیم کرتے ہیں کہ

"موجودہ ویدوں میں بعض حصے ایسے ہیں جنکے بارہ میں فیصلہ سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ منشیہ کرت (انسانی تصانیف) ہیں"

نیز صفحہ ۸۸ و ۸۴ پر تسلیم کرتے ہیں کہ:-

"موجودہ اتھرو وید بالکل مہا بھارت کے وقت ظہور میں آیا"

نیز صفحہ ۶۹-۸۰ ۲۲۶-۲ ۲۵ وغیرہ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بقول پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر

"وہ سب رشی جن پر وید نازل ہوئے مہا بھارت کے وقت میں ہوئے ہیں"

گویا ویدوں کو بنے عرصہ تقریباً پانچ ہزار سال کا گزرا ہے۔ صفحہ ۱۰۱ پر پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے سام وید کے متعلق لکھتے ہیں کہ:-

"اس میں کچھ منترانیہ (دیگر) براہمنوں سے ہی لے گئے ہیں" وغیرہ۔

بدوہی میں میرے اعتراض کو آریہ سماجی پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر نے تسلیم کیا کہ

اتھرو وید میں ۷۴ منتر زمانہ مہا بھارت کے بعد بنا کر ملائے گئے ہیں۔ مہاشہ وشوناتھ جی ایم۔ اے مجھے مزید صلاح دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"میرے بھراتا وید سمبندھی گیان کے لئے نرکت کا پڑھنا نہایت لازمی ہے"

لیجئے مہاشہ جی اب نرکت سے تحریف کا ثبوت سن لیجئے نرکت ۳-۴ میں اتھرو وید ۱-۱۷-۱ کو یوں لکھا ہے کہ:- "اموریا یتی جامیہ سروا لوہت واس سہ ابھرا تراو یوشاس تشٹھنتی ہت ورتمنہ"

اور پیپلپد شاخ میں بھی ذرا سی تحریف اور تفریق "یوش تس" ہت ورچہ" کے ساتھ اسی طرح لکھا ہے لیکن موجودہ اتھرو وید میں یوں پایا جاتا ہے:-

"اموریا یتی پوشتو ہرا لوہت واس سہ۔ ابھراتر اوجائیں تشٹھنتو ہت ورچسہ"

دیکھئے نرکت کار کے وقت سے لیکر آج تک کتنی تبدیلی و تحریف واقع ہو چکی ہے۔

نیز نرکت ۳-۴ میں یہ منتر لکھا ہے جو موجودہ چاروں ویدوں میں کہیں نہیں ملتا۔ جو یہ ہے:-

"انگدانگد اوسم بھوسی ہردیا دی جائسے۔ آتما ویٰ پتر ناماسی سہ جیو شردہ ششتم"

بخوف طوالت اتنا ہی کافی سمجھ کر مہاشہ جی سے پوچھتا ہوں کہ کیوں جی! یہ تحریف اور کمی بیشی نہیں تو کیا ہے؟ میرے جیتے جی آپ کو یہ دلیری کہاں سے ملی اور کس نے دی کہ

"شروع دن سے لیکر آج تک ان (ویدوں) میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہوئی"

کیا آپ بھول گئے تھے کہ "المسیح" ابھی زندہ موجود ہے وہ ایسی گت بنائے گا جو آخر دم تک یاد رہے۔

ورنہ سوامی دیانند کے شائع کردہ یجروید کے ادھیائے ۲۵ کا اڑتالیسواں منتر تو کسی دیگر یجروید سے دکھلا دیجئے؟ آپ کو خود ہی پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح تحریف کی گئی ہے۔ مہاشہ جی اپنی ناواقفیت کا مزید ثبوت یوں دیتے ہیں کہ

"اس بات سے دنیا کا کوئی سکالر انکار نہیں کر سکتا کہ اپنشدیں مہا بھارت سے پہلے کی بنی ہوئی ہیں ..... براہمن گرنتھ اپنشدوں سے بھی پرانے ہیں"

یک نہ شد دو شد۔ اچھا جناب! اگر میں یہ ثابت کردوں کہ براہمن گرنتھ بھی جنہیں آپ کے سکالر اپنشدوں سے بھی پرانے مانتے ہیں مہا بھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں تو اپنشدیں تو اور بھی بہت بعد کی تصانیف ماننی پڑیں گی اور چاروں وید بھی مہا بھارت کے زمانہ کے عنقریب بنے ہوئے ماننے پڑیں گے۔ پھر تو آپ کی علمیت کا ڈھنڈورا بعہ غلط ثابت ہو جائیگا نہ؟ اور آپ کی دلیل بھی غلط۔ دیکھئے اور آریہ سماجی تعصب کی عینک لگا کر بھی پڑھئے کہ

شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳ پرپاٹھک ۳ انوواک ۴ کنڈکا ۱-۳-۴-۱۱-۲۲ وغیرہ میں علی الترتیب ارجن کے پوتے اور ویر ابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت اور ارجن کے پڑ پوتے۔ ویر ابھی منیو کے پوتے اور مہاراجہ پریکشت کے بیٹے مہاراجہ جنمیجے کا نام اور اس کے مشہور یگیہ کا ذکر۔ بھیم سین کا نام

(۴۶۵)

راجہ کوسلیہ کا نام، دُشینت کے بیٹے بھرت کا نام، اور دھرت راشٹر کا نام پایا جاتا ہے جو سب مہا بھارت میں اور بعد ہوئے۔ مثلاً

"जनमेजयं पारिक्षितं याजयां चकार" ॥१॥

ترجمہ۔ پریکشت کے بیٹے جنمیجے نے یگیہ کیا۔

بھیم سین نے بھی ایسا ہی کیا۔

"भीमसेनमेते एवं" 3

"कौसल्यो राजा तदेतद्गा-थयाभि गीतम् ॥४॥

ترجمہ۔ راجہ کوسلیا نے اس کہانی کو سنا

"भरतो दौः ष्यन्ति यमुना मनु गंगायां"

ترجمہ۔ دشنیئت کا بیٹا بھرت جمنا اور گنگا پر گیا۔

"शतानीको धृतराष्ट्रस्य मेध्यमादाय"

ترجمہ (نکل کا بیٹا) شتانیک دھرت راشٹر کے یگیا میں گیا: نیز شت پتھ براہمن ۱۴-۵-۴-۱ اور ۲ میں لکھا ہے کہ

"मैत्रेयीति होवाच याज्ञव-ल्क्यः ।१। सा होवाच मैत्रेयी" ॥२॥

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا اے میتری! .....

وہ میتری بولی: سب سکالر مانتے ہیں کہ میتری کا خاوند یاگیہ ولکیہ رشی جس کا ذکر برہدارنیک اُپنشد ۴-۵-۱ میں بھی یوں لکھا ہے کہ

"अथ ह याज्ञ वल्क्यस्य द्वे भार्ये बभूव तु मैत्रेयी च कात्यायनीच"

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں تھیں۔ میتری اور کاتیانی۔

نہرشی ویدویاس کا شاگرد تھا جیسا کہ یجروید بھاشیہ کے شروع صفحہ پر ہی دھر آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ

"तत्र व्यास शिष्यो वैशम्पायनो याज्ञवल्क्यादिभ्यः स्वशिष्येभ्यो यजर्वेदमध्यापयत्"

ترجمہ۔ تب ویاس نے اپنے شاگردوں ویشمپائن یاگیہ ولکیہ وغیرہم کو یجروید پڑھایا۔

چھاندوگیہ اُپنشد ۳-۱۷-۶ میں بھی دیوکی پُتر کرشن کا ذکر پایا جاتا ہے۔

"कृष्णाय देवकी पुत्राय"

براہمن گرنتھ اور اپنشدوں اور بے چارے اتھروید کا تو ذکر ہی کیا؟ خود رگوید بھی جو سب سے پرانا مانا جاتا ہے زمانۂ مہابھارت کی تصنیف ہے کیونکہ رگوید منڈل ۱۰ شوکت ۹۸ میں مہابھارت کے ہیرو عظیم بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تایا دیوا پی اور دادا رشٹی سین راجہ کا حال لکھا ہے۔ چنانچہ نرکت ۲-۱۰ میں اس رگ وید شوکت کے متعلق مہامنی یاسک آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ:

"اس میں اتہاس کہتے ہیں۔ رشٹی شین کا پُتر دیوا پی اور شنتنو دونو کرو بنسی بھائی ہوئے ہیں۔ شنتنو جو دونو میں چھوٹا تھا اُسی نے (اپنا) ابھی شیک کیا (راجہ بنا) دوسرا دیوا پی تپ (ریاضت) میں لگ گیا۔ اُس سے شنتنو کے راجیہ میں بارہ برس میگھ (مینہ) نہ برسا۔ اُسے براہمنوں نے کہا۔ تو نے ادھرم کیا ہے کہ بڑے بھائی کو اُلانگھ کر ابھی شیک (راج تلک) لیا ہے۔ اس سے تیرے (راجیہ میں) دیو نہیں برستا ہے۔ تب شنتنو نے دیوا پی کو راجیہ دینا چاہا۔ دیوا پی نے اُسے کہا تیرا پروہت ہونگا۔ اور تجھے یگیہ کراؤں گا (میں اب راجا نہیں ہوں گا۔ راجا آپ ہی رہیں) اُس (دیوا پی) کا یہ ورش کام شوکت دورشا کی کامنا والے کا شوکت) ہے اُس (شوکت) کی یہ (رچا۔ منتر) ہے"

بلفظہٖ ترجمہ پنڈت راجارام صاحب شاستری)

کیا اب بھی شک ہے کہ رگوید خود بھی مہا بھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اور انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ اس شوکت کا مصنف رشی بھی دیوا پی ابن رشٹی شین لکھا ہے اور اُس کا اُس کے باپ اور چھوٹے بھائی شنتنو کا نام بھی منتر ۵ و ۷ میں پایا جاتا ہے اور ویدانگ نرکت انہیں کرو بنسی بھی لکھتا ہے۔

ہرچناں کہ بشوئی پلید تر گردد (باقی)

مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں

بقلم مولوی محمد عابد صاحب مدرس، مدرسہ اسلامیہ یونگنڈہ ضلع پروم (برما)

زمانہ بدل رہا ہے قومی تمدن، قومی تہذیب، قومی اخلاق سب کچھ مسلمانوں سے نکل چکا ہے اور جو کچھ باقی ہے اس کے بھی زندہ رہنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ بہت جلد وہ کم بخت زمانہ آنے والا ہے کہ جو کچھ اب باقی ہے اُس کو باقی رکھنے والے بھی دنیا سے مٹ چکیں گے اُس وقت صرف نام کے وہ مسلمان رہ جائیں گے جو اسلام اور دین سے بالکل ناواقف ہونگے اور جب اُن سے کہا جائیگا کہ اسلام کی کچھ خدمت کرو تو کہیں گے کہ یہ ہمارا فرض نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے اُس وقت وہ مسلمان رہ جائیں گے۔ جو اس لئے مسلمان ہونگے کہ ان کے باپ دادا مسلمان تھے اور خوش قسمتی سے وہ کسی طرح مسلمانوں کے گھر پیدا ہوگئے ہونگے ورنہ کافروں اور ان مسلمانوں میں کوئی فرق نہ ہوگا ایسی حالت اور تباہی اور ادبار میں جو حالت مسلمانوں کی ہوگی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اے مسلم کہلانے والو اُس دن کے آنے سے قبل اسلام کو ذلت میں گرفتار ہونے سے قبل اس کا انتظام کرو تاکہ تمہاری آئندہ قوم اور آنے والی نسل تم کو دعائے خیر سے یاد کرے اور تمہارا نام پھر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی (۱۷۳)

عورت سے لیا جاوے ورنہ یقین جانو اُس وقت تم پر کوئی ایک آنسو رونے والا اور تمہاری قبر پر فاتحہ پڑھنے والا نہیں ہوگا نہ یہ معلوم ہوگا کہ اس زمین پر کبھی کوئی قوم مسلمانوں کی آباد تھی۔

مسلمان جو اپنی قوم سے غافل ہو رہے ہیں اور کسی کا کوئی خیال نہیں کرتے اور جو اپنی قوم سے بہت دور ہو کر اس کو مٹنے سے نہیں بچاتے جس کا گناہ تمام قوم کے بڑے اور تعلیم یافتہ اور مالداروں پر ہے جو قوم کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔

آج جس طرح بچارے مرد تعلیم دین سے بہت دور بیٹھے ہیں اُس سے کہیں زیادہ بچاری عورتوں کو ہماری قوم نے جاہل رکھ چھوڑا ہے۔ افسوس سے کہا جاتا ہے کہ جس قوم کے مرد جاہل ہیں عورتوں کا کیا سوال ہو سکتا ہے۔ ہمارے رسول پاک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کی تاکید مرد، عورت دونوں کو فرمائی ہے۔

آج ہم نے جہاں بہت سے قول خدا و رسول ترک کر دیئے ہیں آج اس ارشاد کو بھی چھوڑ رکھا ہے۔ عورت کو اتنا تو علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ خط لکھنا پڑھنا اور مسائل قرآن حدیث اور دینی کتابوں کو پڑھ کر خود سمجھ سکے۔ علم کا شوق ہو اور وہ علم حاصل کرے آج بہت سے لوگ جو جاہل ہیں ان کے ماں باپ کا قصور ہے۔ بچہ اپنے ماں باپ کی دیکھا دیکھی بہت کچھ اچھی یا بری خصلت سیکھ سکتا ہے۔ بچہ بڑا ہو کر جاہل یا بے دین ہو جائے تو اُس کا سب گناہ ماں باپ پر ہوتا ہے اگرچہ جوان ہونے کے بعد بچے پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ عقل سے سوچ سمجھ کر نیک بد میں تمیز کرے یہ کہہ کر کسی طرح کوئی بچ نہیں سکتا کہ ماں باپ نے نہیں سکھایا۔ اس لئے جوان ہو کر اُس پر فرض ہو جاتا ہے کہ علم حاصل کرے اور تمام باتیں سیکھے۔ قیامت میں خدا سب سے یہی سوال کرے گا کہ میں نے قرآن اور رسول بھیجا، پیغمبر بھیجے تم نے عمل کیوں نہیں کیا۔ اچھی بری باتوں کو کیوں نہیں سمجھا۔ اس لئے ہر انسان اپنے عمل کا جواب دہ ہوگا۔ کوئی کسی کو نہ بچائے گا۔ کسی کا ماں باپ یا استاد یا بزرگ کوئی نہیں بچائے گا سوائے عمل کے۔ اگر ہم چاہیں کہ دنیا میں ہم آرام سے رہیں تو ہم کو چاہئے کہ نیک عمل کریں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جو حکم ہم کو خدا و رسول نے دیا ہے فرض اور سنت پر عمل کریں۔ اگر تمام مسلمان خوف خدا دل میں اور سنت پر عمل کریں اور قوم کی ترقی کی کوشش کر کے ان کو تمام آنے والی مصیبتوں اور تنگدستیوں، جہالت اور عذاب سے بچائیں تو امید ہے کہ مسلمانوں کو پھر وہی دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ جو پیغمبر علیہ السلام کے وقت اسلام کی شان تھی اور جس طرح سب مسلمانوں کے نام سے ڈرتے تھے اور اسلام دنیا میں پھیل گیا اور سب دشمنوں پر فتح پائی۔ آمین۔

الصبر والجہاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد دکن)

حضرات! بے شمار احکامات اسلامی میں سے صرف یہ دو احکام یعنی صبر و جہاد صوری لحاظ سے متضاد و متخالف معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ صبر، سکوت اور جہاد کوشش کا نام ہے۔ بہت ممکن ہے کہ بعض سطحی عقول اور ظاہر بین نظریں ان مُجِرِ اسرار متفق المعنی احکام کی اصلیت و ماہیت سے ناواقف رہ کر اس لفظی تضاد کو نقص پر محمول کرنے لگ جائیں۔ یا شبہ کے شکار ہو جائیں۔

لیکن ہم ایسے مشتبہ القلوب حضرات کو مخاطب کر کے بہانگ دہل و ڈنکہ کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان مرقومہ احکام صبر و جہاد میں تضاد نہیں بلکہ عین تسلسل اور تطابق ہے اور ان احکام کی خلیج اتنی وسیع ہے کہ جن کی تفصیلی تشریح و وضاحت کے لئے یہ چند صفحات تو درکنار ایک ضخیم دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکے گا۔ اور انہی احکام کے دوش زیست قومی و بقائے ملکی کا مدار رکھا گیا ہے جس کے بڑے بڑے سٹیٹس مین مصدق ہی نہیں بلکہ معترف ہیں۔

لیکن اس تریاق زندگی اور اکسیر اخلاق سے وہی لوگ بخوبی مستفید و متمتع ہو سکتے ہیں جو امتیاز حسن و قبیح کی کسوٹی (عقل) پر ان احکام کو پرکھ کر لائحہ عمل بنانے میں ساعی نظر آتے ہیں۔

جب ہم ان احکام کی حقیقت و ماہیت پر سرسری نظر اور معمولی تدبر کو کام میں لاتے ہیں تو صدائے ہاتف ہمارے کانوں میں گونجتی، قدرت للکارتی، فطرت مجبور کرتی اور کہتی ہے کہ اے ابن آدم! تجھ کو بام ترقی پر پہنچانے والے، دنیا میں ایک نمایاں معزز ہستی بنانے والے، عدل و احسان کے سبق سکھانے والے، ذلت کی موت سے بچانیوالے یہی دو احکام صبر و جہاد ہیں۔ جن کا ظاہر علیحدہ مگر باطن ایک ہے۔

(۱) صبر کے لغوی معنی روک کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں صبر اُس روک اور جد و جہد کا نام ہے جو نفس امارہ کو ناجائز خواہشات، بے جا تصرفات سے باز رکھنے اور اپنے آپ کو تحمل بر مصائب و نوائب کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ اس سعید صفت کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں تقریباً ۹۰ مقامات پر جداگانہ اسلوب میں کیا گیا ہے۔ بنظر تعمق دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اخلاق عالیہ کو اس صفت فاضلہ سے ایک خاص مناسبت ہے اور اس صفت کا اعلےٰ مقصد تہذیب نفس، تزکیہ روح صفائی قلب ہے

قبل از قبل اس صفت علویہ کا تسلط پیکری قلمرو کے سلطان (قلب) پر ہوتا ہے جو تمام جذبات بشریہ مثلاً غصہ، دلیری، حیا، بیم و رجا، انقباض و انبساط رغبتوں و خواہشوں کا محرک و مبداء ہے

ahmadimuslim.de

رحم و کرم کا دریا، غیظ و غضب کا طوفان اسی سے بپا ہوتا ہے۔

لیکن جب صبر کی صفت اس میں جاگزیں ہوجاتی ہے تو رذالت، شرافت سے خیانت، امانت سے، انتقام، عفو سے مبدل ہوجاتا ہے جس کے باعث جذبات بہیمی پر قوتِ ملکوتی غالب آکر مندرجہ ذیل صفات سے مشرف و ممتاز بنا دیتی ہے شجاعت، قناعت، عفت، عفو۔

(الف) **شجاعت**۔ بہادری، جوانمردی کو کہتے ہیں۔ لیکن اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) جان و مال سے دوسرے کی اعانت کرنا (۲) قوم کا درد ملک کا پاس رکھنا، (۳) مظلوموں کی مدد ظالموں کا انسداد کرنا۔ (۴) اعلیٰ اخلاق کا جویا رہنا۔ (۵) غصہ و غضب میں نفس پر قابو پانا۔

غرضکہ اس ایک صفت سے بے شمار فوائد و گوناگوں نتائج اخذ ہوسکتے ہیں اور ایسی اعلیٰ و ارفع صفت بھی صبر ہی کی بدولت نصیب ہوتی ہے چونکہ صبر ہی سے ہوائے نفس کا خاتمہ بہیمی ولولوں کا دیر نیست ہوتا ہے اور تاوقتیکہ نفسانی خواہشوں خود غرض چالوں کی اصلاح نہ ہو۔ انسان اپنے ذاتی مفاد کو خدمات قومی و ملکی کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا۔ برخلاف اس کے جسمانی قوت و زعم کے اعتبار پر کسی کو ستانا، کسی کا مال غصب کرلینا معمولی باتوں پر مشتعل ہونا شجاعت نہیں بلکہ جہالت اور پرلے درجہ کی رذالت ہے اور ایسا شخص بہادر نہیں بلکہ ڈرپوک کہلوانے کا مستحق ہے چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے۔ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لیتا ہے۔ تو جاننا چاہئے کہ غصہ جیسی بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کرکے شجاعت کے جوہر دکھانے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔

(ب) **قناعت** کے معنی تھوڑی چیز پر بخوشی راضی رہنا۔ اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) فراخدلی، (۲) شکر گذاری۔ (۳) اعلیٰ حوصلگی۔ (۴) سکوت وغیرہ۔

فی الحقیقت قناعت وہ پُر اخلاق اور لازوال دولت ہے کہ انسان کو ہوس، لالچ، خوشامد، چاپلوسی، مکاری، عیاری جیسے جیبوں حیا سوز نتائج اور سینکڑوں اخلاق شکن جرائم سے محفوظ رکھتی ہے۔ ایسی نیک سیرت با سعادت صفت بھی آدمی کو صبر ہی کی سرزمین سے نصیب ہوتی ہے چونکہ قلیل چیز پر نہایت فراخدلی و خندہ پیشانی سے اکتفا کرتے ہیں نفسانی خواہشوں و پُر ہوس ولولوں کا استیصال کرنا پڑتا ہے اور ایسا کرنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ قناعت صبر کی ایک شاخ ہے۔

(ج) **عفت** کے معنی پرہیزگاری، پارسائی، حرام چیزوں سے محترز رہنا بالخصوص شہوت حرام سے۔ لیکن یاد رہے کہ منصبِ عفت کو کامل بلندی جب تک نصیب نہیں ہوتی تب تک کہ جذبات شہوانی کو ابھارنے والی دلکش صورت کافی اسباب عیش و نشاط کے ساتھ موجود ہوکر مواصلت کے لئے مجبور کرنے پر انسانی نفس کی باگ عقل کے سپرد کرکے اپنے آپ کو نہیں بچاتا۔

ایسے نازک وقت امتحان کے موقع پر جہاں احباب کا کھٹکا ہو نہ اغیار کا ڈر، شرم کا مقام ہو نہ حیا کی جائے۔ جوانی کا عالم، مستی کا طوفان دونوں طرف سے بپا ہو رہا ہو، دامن عصمت کو داغداری سے محفوظ رکھنے میں کس قدر صبر و تحمل کی ضرورت پڑتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

عفت کی بدولت قولاً فعلاً پاکیزگی اور حیا پیدا ہوتی ہے۔ ظلم، تنگ دلی، بدکاری، خیانت جیسی سینکڑوں قباحتیں کافور بن جاتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ عفت کا راس المال صبر ہے۔

(د) **عفو**۔ کے معنی خطا کا معاف کردینا بحالت قدرت میں کسی سے انتقام نہ لینا۔ برخلاف اسکے عدم قدرت انتقام کی خاموشی و درگذری عفو نہیں بلکہ کمزوری ہے۔

نتائج عفو میں حسب ذیل امور داخل ہیں:-
(۱) فیاضی، (۲) الوالعزمی، (۳) دریا دلی۔ (۴) جوانمردی وغیرہ۔ لیکن یاد رہے کہ اس صفت سے متصف ہونے میں سب سے بڑی اہم چیز باوجود قدرت انتقام کے درگذر کرنا ہے اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ چونکہ اس میں غیظ و غضب کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اور انتقام پسند جذبوں کو نیست و نابود کرنا پڑتا ہے۔ اور ایسا کرنے میں کس قدر عزم و استقلال، صبر و تحمل کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ وہ عیاں راچہ بیاں کے مصداق ہے۔

چنانچہ شب و روز کا مشاہدہ شاہد، تجربہ گواہ، واقعات عیاں ہیں کہ ایک زبردست کی جانب سے زیاں پہنچنے پر باوصف زیاں رسیدہ کمزور ہونے کے اس کی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ بعوضِ ممکنہ رسیدہ زیان سے دوچند بدلہ لیا جائے۔ لیکن یہ صبر ہی کا صدقہ ہے کہ ایک عاجل منتقم کو معاف کنندہ کے ممتاز لقب سے ملقب کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

تقسیم میراث } میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کرکے ان کی مثالیں اور متفرق نقشہ جات دے کر ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے جس میں تمام ورثاء کی تفصیل اور ان کے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

خورشید صداقت } اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیاں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور رسالت محمدیہ کو عقل و حکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۹)

گذشتہ ہفتے قاضی ثناءاللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ کی فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد پڑھئے :-

"یعنی اگر فیض بعد موت کے اسی قسم کا ہووے کہ جو حیات میں ہوتا ہے پس تمام اہل مدینہ زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک برابر سب صحابی ہوئیگے اور پھر کوئی شخص محتاج صحبت اولیاء کا نہ ہوگا کیونکہ فیض مردہ کا مثل زندہ کے ہوگا کہ مفیض اور مستفیض میں مناسبت شرط ہے اور وہ بعد وفات کے مفقود - لہذا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف سے فیض نہیں پہنچتا بوجہ عدم مناسبت صورت کے پس دوسرا واسطہ نائب پیغمبر اور آپ کے وارثوں کا چاہئے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے علماء ظاہر اور باطن وارثان پیغمبروں کے ہیں انتہی"

پس اگر کسی نبی اور ولی سے بعد انتقال کے دعاء و توسل کی شرعًا اجازت ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم القدر خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا توسل چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توسل جم غفیر حضرات اکابر صحابہ کے روبرو طلب باراں میں حق تعالیٰ سے نہ کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اصح الکتب سے صراحۃً متفق علیہ قطعی الدلالت گذر چکا ہے. جس کے سامنے ہرگز کسی امتی کا قول وفعل قابل عمل و وثوق قبول نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ ان کو حاضر و ناظر متصرف جان کر ندائیں مرادیں طلب کرنا اور حیات دنیا کے تصرفات و اختیارات و معجزات و کرامات، کشف و مشاہدات اولیاء کو اپنی شرکیات کے جائز ہونے کی دلیل قرار دینا کسی متدین اہل توحید و متبع سنت کا ہرگز پیشہ نہیں ہوسکتا - بجز اس کے کہ محض طالب دنیا مردار کے پیچھے چلنے والا، گورپرستی کا لقمہ کھانے والا ہو جس طرح مولوی نعیم الدین نے اپنی سرگرمی سے اس پر جان اڑا کر خلق اللہ کو گمراہ کیا ہے. باقی رہا مسئلہ تقویۃ الایمان مرکر مٹی میں ملنے کا. مولوی نعیم الدین نے صفحہ ۲۵ پر مکرر اس کو لکھا ہے وہیں انشاءاللہ العزیز مفصل جواب دندان شکن دیا جاکر ناظرین اہل انصاف کے لئے تسلی بخش ہوگا - الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ مسئلہ تصرف اختیار و قدرت کی مفصل حقیقت بتصریح آیات واحادیث اور اکابر ائمہ تفاسیر و محدثین اور فقہاء و ائمہ صوفیہ رحمہم اللہ سے واضح ہوکر تمام اباطیل مولوی نعیم الدین نسیًا منسیًا ہوچکے جس سے تقویۃ الایمان کے توحیدی احکام بے غبار منور و درخشاں ہوگئے - والحمد للہ علیٰ ذلک حمدًا کثیرًا۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں :-

قولہ صفحہ ۱۴۹ لغایت ۱۵۲-

"صاحب تقویۃ الایمان نے اپنے شرکیات کا تیسرا حصہ اشراک فی العبادت کے نام سے موسوم کیا ہے. اس میں لکھتے ہیں :-

تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور راستہ میں اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جاکر طواف کرنا اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اس کی طرف جانور لے جانے اور وہاں منتیں ماننی اس پر غلاف ڈالنا اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہوکر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اس کے گرد روشنی کرنی اور اس کا مجاور بن کر اسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو و غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا اور اسکے کنوئیں کا پانی تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا اور اس کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا مویشی نہ چگانا.

یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے نشان کو یا کسی کے چلہ کو یا کسی کے مکان کو کسی کی تبرک چیز کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کے بیٹھ رہے وہاں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر

تبویب القرآن [illegible] (۴۷۹) [illegible]

ahmadimuslim.de

شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ و ۱۲)

اس تمام یاوہ گوئی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ تعظیم اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے غیر کی تعظیم شرک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولان بارگاہ کی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور بکثرت آیات و احادیث اس پر ناطق ہیں۔ عبادات بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں غیر کی عبادت پرستش یقیناً شرک ہے لا نعبد الا ایاہ یہی ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان کا یہ مطلب نہیں اس کی عبارت میں بڑا فریب ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے ہجرت کرنا عبادت ہے اگر حصول مال یا تزوج کی نیت سے تو عبادت نہیں۔ مسجد میں اپنے آپکو روکنا اعتکاف کے لئے عبادت ہے۔ اگر اپنی کسی غرض دنیوی کے لئے مسجد میں پابندی سے رہا تو عبادت نہ ہوگا۔ مگر شرک بھی لازم نہ آئے گا۔ نماز کے افعال سجدہ رکوع ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تو صاحب تقویۃ الایمان نے ذکر کیا مگر ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا جیسا قومہ میں یا بیٹھنا جیسا بین السجدتین اور تشہد میں یہی افعال نماز ہیں۔ جس طرح سجدہ و رکوع و قیام نماز میں فرض ہیں اسی طرح قعدہ آخری فرض ہے یہ افعال عبادۃ غیر خدا کے لئے کرنا شرک اور اگر بجہت عبادت پر نہ ہوں تو لزوم شرک کا حکم باطل ورنہ ہر شخص مشرک ہو جائے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جانا تو شرک ہو جائے اور ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا اور بیٹھنا شرک نہ ہو جیسے وہ عبادت ایسے ہی یہ عبادت۔ حضرت جبریل حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زانوؤں پر ہاتھ رکھکر بہیئت نماز بیٹھے کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ شرک ہوا۔ اگر صاحب تقویۃ الایمان مثلہ صحیح لکھتا کہ یہ افعال بروجہ عبادت شرک ہیں اگر دوسری جہت سے کئے جائیں تو شرک نہیں تو اس کا مدعا حاصل نہ ہوتا۔ مقبولان بارگاہ حق کی تعظیم جس کا وہ دشمن ہے اس کو کس طرح روکتا وہ جانتا تھا کہ دنیا کے پردہ پر کوئی مسلمان کسی بزرگ کے روبرو بقصد عبادت ہاتھ باندھ کر کھڑا نہیں ہوتا پھر بروجہ عبادت کی قید لگاتا تو مسلمانوں کو مشرک کس طرح ٹھہراتا دست بستہ بہیئت نماز کھڑا ہونا صفحہ ۔۔ میں فاتحہ کے لئے نماز کی طرح بیٹھنا خود صاحب تقویۃ الایمان نے صراط مستقیم میں لکھا ہے جو ہم صفحہ ۔۔ میں نقل کر چکے ہیں۔ اس سے وہ اپنے اس حکم سے خود مشرک ہو گیا۔

سجدہ و طواف کا حکم صفحہ ۔۔ و صفحہ ۔۔ میں اور سجدہ کی قسمیں صفحہ ۔۔ میں بیان کر آئے ہیں۔ ملخصاً بلفظہٖ"

اقول۔ بیشک جو امور عبادۃ و تعظیماً حق تعالیٰ کے لئے شرعاً کئے جاتے ہیں جسطرح بعض امور کا ذکر تقویۃ الایمان کے انواع شرک میں واقع ہوا مثلاً سجدہ رکوع دست بستہ قیام روزہ طواف خانہ کعبہ نذر و منت مرادیں وغیرہم جن کا بیان بطور حصر کے نہیں ہے بلکہ ہر وہ شے جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے لئے عمل میں لائی جاوے گی شرک ہوگی۔ جس طرح قبر پرستوں، تعزیہ پرستوں وغیرہم کا نفع و ضرر کی توقع پر عملدرآمد ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لا تعبدوا الا ایاہ۔ یعنی عبادت نہ کرو اللہ کے سوا کسی کی۔ اور سورہ حم سجدہ میں فرمایا۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ۔

یعنی نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو بنایا۔ اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔ اور مثلاً سورہ حج میں فرمایا۔ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ۔ یعنی اور پوری کریں منتیں اپنی اور طواف کریں اس قدیم گھر کا۔

اور حدیث میں وارد ہے۔ الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۶) یعنی طواف خانہ کعبہ مثل نماز کے ہے۔ اور خود مولوی نعیم الدین کے قلم سے بھی نکل گیا کہ غیر کی عبادت یقیناً شرک ہے۔ مگر دل میں شرک کا چور گھسا ہوا ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ فیضان رحمت صفحہ ۱۱ میں اللھم اجعل صلوٰتک و رحمتک علیٰ سعد کا ترجمہ بجائے یا اللہ کے یا رسول اللہ آل سعد پہ مغفرت اور رحمت فرما کیا گیا تاکہ جہلا شرک میں مبتلا ہوں پس بعض امور عبادت میں معین و مخصوص ہیں تم باشان میں بعض نیت پر موقوف ہیں۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلے فقہ حنفیہ صفحہ ۲۶۲ میں مرقوم ہے۔

لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام

یعنی اگر غیر اللہ کو سجدہ کرے تو کافر ہو جاوے گا بخلاف قیام کے۔

اور رد المحتار مصری ج ۵ صفحہ ۲۶۵ میں مرقوم ہے۔

"وفی الظھیریۃ یکفر بالسجدۃ مطلقاً۔"

یعنی اور ظہیریہ میں ہے کہ تکفیر کیا جاوے گا سجدہ کے ساتھ مطلقاً۔"

اور در بارہ قعدہ آخیرہ نماز کبیری شرح منیۃ المصلی صفحہ ۲۸۵ میں مرقوم ہے۔

"واما القعدۃ فلا نص فیھا"

اور صفحہ ۲۸۶ میں مرقوم ہے۔

"وقد تقدم انہ غیر منصوص عنہ۔"

یعنی اور لیکن قعدہ پس نہیں ہے اس کے لئے نص یعنی دلیل صریح۔"

اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ا صفحہ ۴۶۸ میں فرماتے ہیں۔

(جو آیندہ اشاعت میں درج ہوگا)

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر بہی خواہ کو کوشش کرنی چاہئے

نوٹ: تقویۃ الایمان۔ جدید اڈیشن معہ معترضین کے اعتراضات (۸۰) کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر)

ahmadimuslim.de

سوال متعلقہ آمین بالجہر اور جواب

نوٹ:- فتاوی ناکافی ہونے کے سبب اس مضمون کو جگہ دینی پڑی۔ (مدیر)

ایک سائل نے اہلحدیث مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۳۴ء میں دریافت فرمایا ہے کہ:-

"رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن وحسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم، حضرت شیخ عبدالقادر، حضرت ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز جماعت بعد قرأت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں"

جواب (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر بعد قرأت فاتحہ کہا کرتے تھے۔

وائل بن حجر کہتے ہیں:-

"صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین ومد بھا صوتہ"

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپ نے ولا الضالین کے بعد آمین دراز آواز سے کہی۔ (ترمذی ص۳۴۔ ابوداؤد ص۱۳۶ ابن ماجہ ص۶۲ تلخیص الحبیر ص۸۹ منتقی ص۵۹ دارمی ص۱۶۱ دارقطنی ص۱۲۵ مشکوٰۃ ص۸۰)

(۲) ایک روایت میں ہے:-

اذا قرأ ولا الضالین قال آمین رفع بھا صوتہ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ ختم کی تو آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ابوداؤد ص۱۳۶ وعون المعبود ص۳۵۱)

(۳) ایک روایت میں ہے:-

انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین۔ کہ وائل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین بالجہر کہی۔ (ابوداؤد ص۱۳۶)

(۴) علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔

وسندہٗ صحیح اور سند اس کی صحیح ہے۔

وصححہ الدارقطنی۔ اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے۔ (تلخیص الحبیر ص۸۹)

(۵) امام ترمذی فرماتے ہیں:-

حدیث وائل ابن حجر حدیث حسنٌ۔

کہ حدیث وائل ابن حجر جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین پکار کر کہنے کا ذکر ہے حسن ہے (ترمذی ص۳۴)

(۶) اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں

وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق۔

اور بہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین و تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جائے اور آہستہ نہ کہی جائے اور اس طرح امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ آمین بالجہر کہنی چاہئے۔ (ترمذی ص۳۴)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ ولا الضالین رفع صوتہ بالآمین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین بلند آواز سے پکار کر کہتے۔

(اعلام الموقعین جلد ۲ ص۶۵ کنز العمال جلد ۳ ص۱۸۵)

(۸) اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبدالرحمٰن فرماتے ہیں:-

ولم یثبت من احد من الصحابۃ الاسرار بالتامین بالسند الصحیح۔

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی جلد ۱ ص۲۰۹)

(۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں:-

ادرکت مأتین من الصحابۃ اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین

کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں دو سو صحابہ کو دیکھا جب امام سورہ فاتحہ ختم کرتا تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے اور مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی۔ (بیہقی جلد ۲ ص۵۹ اعلام جلد ۲ ص۵ قسطلانی جلد ۲ ص۸۵)

(۱۰) پیر عبدالقادرؒ فرماتے ہیں:-

والجھر بالقرأۃ و آمین۔

کہ جہری نمازوں میں جب قرأت بلند آواز سے پڑھی جائے اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۰)

(۱۱) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

(۱۲) خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازوں میں سورہ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام کا بھی دستور تھا۔

ائمہ اسلام تبع سنت اسی طرف گئے ہیں امام حسن وحسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی اور نظام الدین اولیاء کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

آمین بالجہر کے متعلق زیادہ تفصیل منظور ہو تو میرا رسالہ اثبات آمین بالجہر جس میں تین سو حوالے دیئے گئے ہیں مطالعہ فرمائیں۔ والسلام

(نور محمد چاکی از شیخوپورہ)

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا (علاوہ ۶ ...) مصنفہ مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی قیمت [illegible] (مجلد عہ)

متفرقات

حساب دوستان ماہ جولائی میں جن اصحاب کی قیمت اخبار و میعاد مہلت درج ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار (للعہ سالانہ یا ۲ شش ماہی) بذریعہ منی آرڈر بھیجیں یا مہلت یا انکار کی اطلاع بھی حتی المقدور جلد آنی چاہئے۔ ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

ضروری اطلاع جو اصحاب مہلت لیا کرتے ہیں ان کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ میعاد مہلت ختم ہوتے ہی قیمت ارسال کر دیا کریں بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ رہے۔ نیز مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

وی پی واپس آتے ہیں ماہ جون میں جن اصحاب کو وی پی بھیجے گئے تھے ان میں اس دفعہ واپسی بہت ہوئی ہے۔ جس کو دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ آیندہ وی پی سسٹم ہی اڑا دیا جائے۔ سچ پوچھئے تو اتنا خریداری سے انکار کا رنج نہیں ہوتا جتنا کہ وی پی واپس آنے کا ہوتا ہے۔ فیس رجسٹریشن جو اپنی گرہ سے لگائی جاتی ہے فضول اور رائیگاں جاتی ہے۔

اس لئے ہر دفعہ یہی عرض کیا جاتا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیا کریں۔

نوٹ جن نمبروں کے ساتھ ص کا نشان ڈالا گیا ہے ان کی قیمت اخبار ۱۵ جولائی تک ضرور موصول ہو جانی چاہئے۔ بصورت دیگر اخبار بند کر دیا جائے گا۔

غریب فنڈ سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں میعاد ختم ہونے کے بعد ان کو کوئی مہلت نہیں دی جا سکتی۔ یاد رکھیں۔

۸۱۳ غلام نبی
۸۷۴۴ میاں دوست محمد محمد صادق۔
۲۱۶۸ مدرسہ تبلیغ الاسلام خان پور

۲۵۳۹۴ مفتی محمد ظریف
۲۸۵۹ سکرٹری محفل نور اسلام
۳۱۵۸ مولوی محمد الدین
۳۲۵۷ شیخ سخاوت حسین
۳۲۹۰ مولوی عبد الحلیم
۳۶۰۹ عبد الحفیظ
۳۶۳۷ امیر الدین
۴۳۳۴ حاجی محمد جو شیدا وجو
۴۵۳۵ عبد المجید
۴۷۰۵ میر ثناء اللہ
۵۲۰۹ ماسٹر محمد حسین
۵۲۳۹ عبد اللہ جو احسن جو
۵۵۹۱ منشی محمد حسین صابری
۶۴۳۶ مستری عبد الغنی
۶۵۴۳ مولوی عبد الغنی
۶۵۴۹ حشمت خان
۶۹۲۴ شیخ عبد العزیز
۷۴۳۷ سید محمود علی
۷۴۵۳ منشی محمد یوسف
۷۴۶۰ میاں الہ بخش جلال الدین
۷۶۴۲ منشی اشرف علی
۷۸۴۷ عبد القدوس
۸۰۰۳ بابو خدا بخش
۸۰۶۲ حکیم محمد اسحاق
۸۳۴۲ سید محمد شاہ
۸۴۶۹ عبد الغفور
۸۴۸۰ حاجی عبد الوہاب
۸۵۱۸ امام الدین اینڈ سنز
۸۵۲۹ سعید برادرز
۸۵۳۶ عبد العزیز
۸۵۴۷ سید نصرت صاحب
۸۵۶۸ شیخ عبد الجبار عبد الستار
۹۰۱۱ مولانا عبد الصمد

۹۰۱۹ محمد عبد اللہ
۹۰۶۸ میاں قمر الدین
۹۲۴۲ اسماعیل
۹۴۳۱ محمد حسن
۹۴۴۸ عبد الرحمن
۹۴۶۹ ایم۔ کے رحمن
۹۴۹۴ مولوی محمد یعقوب برق
۹۵۱۳ مولوی فتح دین
۹۵۴۶ مولوی عبد الجلیل
۹۶۰۹ ایم صالح بن یعقوب
۹۸۶۱ عیسیٰ ولی پٹیل
۹۸۹۰ مولوی محمد بایزید
۹۹۰۸ ماسٹر محمد اسحاق
۹۹۶۷ بی حسن اسکوائر
۹۹۹۱ مولوی عبد الحمید
۱۰۱۴۸ منشی عبد الغفور
۱۰۲۲۹ شیخ عبد الرزاق
۱۰۲۳۷ ابو عطا عبد الحق
۱۰۳۴۵ حاجی کریم بھائی حسن بھائی
۱۰۴۴۲ مولوی ابو العطاء اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ مولوی عبد الوہاب
۱۰۵۴۸ خواجہ غلام محی الدین
۱۰۶۲۹ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۶۵۹ مولوی اللہ بخش
۱۰۶۷۹ حافظ عبد الرحمن
۱۰۶۸۰ منشی عبد الرحمن
۱۰۶۸۲ مولانا عبد الوہاب
۱۰۷۵۲ بابو عبد السبحان سرادی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۰۵ اے۔ اے۔ ایس عبد الغفار خان

۱۰۹۲۴ ایم غلام رسول
۱۰۹۴۲ حاجی عبد الغنی
۱۰۹۷۱ شیخ غلام محمد
۱۰۹۷۳ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۰۹۳ سید پیر نادر شاہ
۱۱۱۶۲ غلام اللہ
۱۱۱۸۵ ڈاکٹر سلیمان خان
۱۱۱۸۶ مولوی امام الدین
۱۱۱۹۹ عبد السلام
۱۱۲۰۱ میاں نور محمد
۱۱۲۰۵ آیچ را مجانی
۱۱۲۶۰ مولوی عبد العزیز
۱۱۲۷۵ ایس ایم ضیاء الرحمن
۱۱۳۱۲ مولوی علی صاحب
۱۱۴۰۵ مولوی عبد الوہاب
۱۱۴۲۷ اے۔ آر سعید
۱۱۴۳۴ میاں بوٹا
۱۱۴۳۹ دی نیشنل پبلک لائبریری
۱۱۵۳۷ محمد شفیق محمد صدیق
۱۱۵۷۵ مولوی الٰہی بخش
۱۱۵۹۰ خواجہ غلام مصطفےٰ
۱۱۶۰۲ عبد الغنی
۱۱۶۰۳ ابو عبد الجبار محمد محی الدین
۱۱۶۳۲ مولوی سعید الرحمن مہاجر
۱۱۶۵۵ راؤ محمد معصوم علیخان
۱۱۶۶۰ صاحبزادہ محمد جعفر علی خان
۱۱۶۶۱ شیخ غالب رسول

۱۱۶۶۷ محمد عاشق
۱۱۶۶۸ سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۳ مستری محمد سعید
۱۱۶۷۴ میر امجد علی
۱۱۶۸۰ عبد الستار
۱۱۶۸۹ مسٹر ممتاز علی خیر محمد
۱۱۶۹۰ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۹۱ چوہدری جھنڈا
۱۱۶۹۶ رمضان علی
۱۱۶۹۸ عبد العزیز
۱۱۶۹۹ میاں رحمت اللہ
۱۱۷۰۶ میاں کریم بخش
۱۱۷۳۴ سید پیر صاحب
۱۱۷۵۰ مولوی غلام نبی
۱۱۷۵۶ مولوی اللہ دتہ
۱۱۷۵۸ شیخ نجم الدین
۱۱۷۵۹ منشی عطا محمد
۱۱۸۰۱ پیرزادہ محمد منیر
۱۱۸۰۳ میاں دین محمد
۱۱۸۸۲ ایم خدا بخش

غریب فنڈ

۱۱۳۷ عبد السبحان
۱۱۲۱۱ سیکرٹری جمعیۃ الطلباء
۱۱۳۲۱ مستری بشیر احمد
۱۱۶۸۸ خدا بخش
۱۱۶۹۲ ابو سلیمان عبد الرحمن
۱۱۶۹۳ محمد حسین
۱۱۷۰۰ محمد امین
۱۱۷۳۲ حبیب اللہ

اہلحدیث کی اشاعت بڑھانے کیلئے ہر اہل حدیث کو کوشش کرنی چاہئے۔

اسلامی پردہ، اسلامی پردہ کی ضرورت اور فوائد اور مخالفین کو جواب (۴۸۳) ... (قیمت ۶ / علاوہ محصول)

ملکی مطلع

جلالۃ الملک ابن سعود پر غلط الزام

معاصر "سیاست" کو جواب

معاصر "سیاست" کو حکومت نجدیہ سے بہت عرصہ سے رنج ہے۔ رنج کی اصلی وجہ قبوں کا گرانا اور سید حبیب شاہ صاحب کو حجاز سے باہر چلے جانے کا حکم دینا ہے۔ ان دونوں باتوں کے متعلق سابق زمانے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس لئے اب اس کی بابت کچھ لکھنا بے کار ہے۔ البتہ تیسرا الزام معاصر سیاست نے یہ لگایا ہے کہ ابن سعود نے ترکی خلافت سے غداری کی تھی۔ یہ الزام سب سے زیادہ سخت ہے۔ چاہئے تو بحیثیت مسلمان یہ تھا کہ معاصر موصوف اپنے دعوے کا ثبوت خود پیش کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے۔ لیکن انہوں نے اپنا فرض ادا نہ کیا۔ تو ہم ہی اس غلط الزام کی تردید میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ناظرین اس وقت حکومت نجدیہ کی حیثیت کو ملحوظ رکھ کر ہمارا ثبوت سنیں۔ جمال پاشا کلاں جو ترکی جنگ میں محاذ مصر کے سپہ سالار تھے اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔

"انگریزوں کی قربت کی وجہ سے امیر ابن السعود ہمیں براہ راست کوئی امداد نہ دے سکا۔ کیونکہ اس کو انگریزوں کی جانب سے سخت نقصان و اذیت کا احتمال تھا۔ تاہم بار برداری کے لئے اونٹ روانہ کر کے اور اپنے ملک سے شام کی طرف جانے کے لئے سامان تجارت کے گذرنے کی اجازت دیکر اس نے ہماری زبردست مدد کی"۔

(ڈائری جمال پاشا صـ۱۹۰ مہم سوئیڈ)

جمال پاشا کوئی معمولی آدمی نہ تھا محاذ مصر کا سپہ سالار تھا۔ اس کی رائے کے مقابل معاصر سیاست کی رائے کیا وقعت رکھتی ہے۔ اس کا فیصلہ صاحب سیاست ہی کر سکتے ہیں۔

ہاں اس کے مقابلے میں ذرہ اپنے حنفی بھائی شریف میاں کی بابت بھی بتائیے گا کہ کہاں تک انہوں نے ترکی خلافت کی مدد کی۔ حق تو یہ ہے کہ شریف حسین (حنفی) نہ بگڑتا تو ترکوں کو شکست ہی نہ ہوتی۔

لے دے کے بڑا الزام یہ لگایا ہے کہ انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا؟ جناب من اس لئے دیا کہ مسلمانوں نے جدہ مکہ ریلوے بنانے کا ٹھیکہ لیا تو کیا کیا؟ وہ ٹھیکہ انہوں نے پورا کیا ہوتا تو انگریزوں کو کیوں دیا جاتا۔ علاوہ اس کے انگریزی کمپنی کو پہاڑوں کی کھدوائی کا ٹھیکہ دیا ہے وہ بھی مکہ اور مدینہ سے باہر کا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ٹھیکہ سے بہت سی کار آمد چیزیں نمودار ہونگی جس سے سلطنت کو ترقی ہوگی۔ اور سلطنت کی ترقی سے توحید و سنت کی اشاعت خوب ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوٹ: چونکہ حکومت نجدیہ کے آثار رحمت سب دنیا دیکھ رہی ہے اور وہ اپنے کارناموں کے لحاظ سے کسی بحث یا دلیل کی محتاج نہیں۔ اس لئے اہلحدیث اس بحث کو اتنے پر ختم کرتا ہے۔

حجاز میں مدرسہ حربیہ کا قیام

مکہ معظمہ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سعودی حکومت نے ایک مدرسہ حربیہ قائم کیا ہے اور تمام مملکت حجاز میں اعلان کر دیا ہے کہ ۱۵ سال کی عمر کے ہر جوان کے لئے فوجی تعلیم حاصل کرنی لازمی ہے۔ جو نوجوان اس حکم کی خلاف ورزی کرینگے یا غفلت برتیں گے انہیں کڑی سزا دی جائیگی۔ سعودی حکومت نے ایک سابق ترک جرنیل خالد بے کو اس مدرسہ کا پرنسپل مقرر کیا ہے جرنیل خالد بے عرصہ ۱۸ سال سے حجاز میں مقیم ہیں اور عربوں کے خصائل و عادات سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ آپ کے دو نائب مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کے نام کرنل حسن وفقی اور کرنل مراد بے ہیں۔ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے جائیں گے"۔

(احسان۔ لاہور ۲۳ جون ۱۹۳۵ء)

مظلومین اہل حدیث

کیندرا پاڑہ ضلع کٹک کی گذارش

اخبار گوہر بار اہلحدیث کے ناظرین کرام سے مخفی نہیں کہ جماعت اہل حدیث کیندرا پاڑہ ضلع کٹک مساجد سے زدوکوب کر کے نکالے گئے۔

جس کی مختصر روئداد اخبار اہلحدیث، اخبار محمدی، اخبار اہلحدیث گزٹ میں شائع ہو چکی ہے۔ مخالفوں نے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کیا مگر وہاں سے ان کو بے نیل مرام واپس آنا پڑا۔ البتہ جرمانہ میں کسی قدر تخفیف ہوگئی۔ اب مخالفوں نے ضلع جج کی عدالت میں موشن کیا ہے۔ جانبین کے وکلاء کی تقریریں ہو چکی ہیں ناظرین کرام ہر جگہ ہماری فتحیابی کے لئے دعاء خیر فرمائیں۔ واضح رہے کہ ماتحت عدالت میں ہم لوگ ۲ نمبر مقدمہ میں کثیر رقم خرچ کر کے زیر بار ہو گئے تھے اور ہماری حالت بالکل شکستہ ہوگئی۔ عین وقت پر جماعت اہلحدیث کلکتہ سے ہم کو مدد پہنچی۔ جس کے لئے تہ دل سے ہم ان کے مشکور ہیں۔ جگر ناتھ پور اور جھونپڑہ سے چندہ کی جس قدر رقم آئی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی سعی قابل ذکر ہے۔ حاجی محمد سعید صاحب۔ حاجی امیر الدین صاحب۔ حاجی عبدالحق صاحب و حاجی محمد یاسین صاحب۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ جماعت اہل حدیث بھدرک۔ گوجر دارہ، اور بونت ماتحت عدالت کے مقدمہ کے وقت ہماری

تاریخ المشاہیر۔ دنیا کے پچاس مشہور انسانوں کے حالات۔ قیمت عہ (مینیجر اہلحدیث) (۶۸۴)

مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک جزا دے۔ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب ساکن گوجر دارہ کی خدمت بھی قابل ذکر ہے۔ انہوں نے ماتحت عدالت کے مقدمہ کی پیروی کے لئے مبلغ غلہ اپنی جیب خاص سے مرحمت فرمائے۔ جزاہ اللہ۔ جماعت اہلحدیث بھدرک اور گوجر دارہ نے منشی محبوب علی خان صاحب کو مقدمہ کی کاروائی اور چندہ فراہم کرنے کے لئے کلکتہ۔ کٹک۔ چھپوا۔ کیندرپاڑہ وغیرہ روانہ کیا۔ چھپوا اور جینت سے ابھی تک امداد کی درخواست نہیں کی گئی۔ جو صاحب ہماری مدد کرنی چاہیں وہ چندہ کی رقم حاجی محمد سعید صاحب ساکن چھپوا کے نام روانہ کریں۔ اپیل کے خرچ کے لئے برادران اہل حدیث کلکتہ سے ایک صد روپیہ، جھونپڑہ ١٥ جگن ناتھ پور سے ١٢ روپیہ ٨ آنہ ملے۔ رقم مذکورہ سے اب تک ١٠٧ روپیہ ٨ آنہ خرچ ہوا ہے۔

منشی محبوب علی خان صاحب باوجود ایک مسن بزرگ ہونے کے توحید وسنت کی اشاعت کے لئے ان کی جانفشانی، ان کی سرتوڑ کوششیں یہ خدمتیں ایسی ہیں جن کا ذکر نہ کرنا پرلے درجہ کی بے انصافی ہوگی۔ خداوند کریم آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی صحت میں ترقی دے۔ آمین۔

جیسا مولانا ضیاء الرحمن صاحب پیش امام مسجد جدید اہل حدیث کلکتہ بھدرک کے مقدمہ کے وقت توحید وسنت کی اشاعت کے لئے کوشاں ہوئے مجھے امید ہے بلکہ درخواست ہے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب و مولانا عبد الحنان صاحب اس وقت ہماری جماعت کے لئے بھی سعی بلیغ فرمائینگے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب اور مولانا عبد الحنان سے گذارش ہے کہ کہ آپ لوگ ازراہ کرم مضمون ہذا کو اپنے اخبار میں شائع کرکے ہماری مدد فرمائینگے (میر محمد شریف امین و خازن انجمن اہلحدیث کیندرپاڑہ ضلع کٹک اڑیسہ)

(اہلحدیث) اخبار کے ناظرین مختلف مزاج کے ہوتے ہیں، اس لئے مضمون مختصر ہونا چاہیے۔

مسلمان بیدار ہوجائیں

جداگانہ انتخاب سخت معرض خطر میں ہے

منٹو مارلے کی اصلاحات نظام حکومت ہند کے وقت سے مسلمانوں کا سب سے اہم مطالبہ انتخاب جداگانہ کا رہا ہے۔ جس کو لارڈ منٹو کے زمانہ سے اب تک ہر وائسرائے نے اور مسٹر مارلے سے لے کر اس وقت تک ہر ایک سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے نہ صرف تسلیم بلکہ اس کے برقرار رکھنے کی ضمانت کی ہے۔ اور تجربہ نے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ حالات موجودہ میں مسلمانوں کی واقعی نمائندگی کی بغیر انتخاب جداگانہ کے جو بذریعہ جداگانہ رائے دہندوں کے عمل میں آئے اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی۔

مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے میں حکومت برطانیہ نے ہمارے ساتھ کوئی رعائت یا احسان نہیں کیا جس طرح حکومت وقت کی اطاعت اور وفاداری رعایا پر فرض ہے اسی طرح رعایا کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا اور ان کے حقوق کا تحفظ حکومت پر لازمی ہے مسلمانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کسی صلہ اور معاوضہ کی امید پر نہیں کیا اور گورنمنٹ نے اگر بقدر اشک بلبل کبھی مسلمانوں کے حقوق پر التفات کیا تو اس کو مسلمانوں کی وفاداری کی قیمت قرار دینا ان کی سراسر توہین ہے۔

فرقہ وارانہ فیصلہ کے صادر ہوتے ہی مسلمانوں کے مخالفین نے اس کو منسوخ کرانے کے واسطے چوٹی سے لے کر ایڑی تک زور صرف کر دیا۔ اب صرف اتنا موقع باقی ہے کہ اگر ہم یک جہتی کے ساتھ پرزور طریقہ پر اپنی صدائے احتجاج بلند کریں تو خفیف امکان اس بات کا ہے کہ ہاؤس آف لارڈس میں سابق دفعہ ٢٨٥ پر بجائے دفعہ ٢٩٩ مرتمہ کے قائم ہو جائے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں عام طور پر سخت ہیجان پیدا ہو رہا ہے اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۵ جولائی کو جمعہ کے روز ہر شہر اور قصبہ میں مسلمانوں کے جلسہ کرکے مرتمہ دفعہ ٢٩٩ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے اور گورنمنٹ پر زور دیا جائے کہ ہاؤس آف لارڈس میں دفعہ ٢٨٥ بحالت اصلی قائم کر دی جائے مجھے امید کامل ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان اس اہم تجویز پر عملدرآمد کریں گے اور ۵ جولائی کو ہر شہر ہر قصبے اور ہر قریہ میں جلسے کرکے وائسرائے ہند اور سکرٹری آف اسٹیٹ کو اطلاع دینگے۔

(خاکسار محمد یعقوب ممبر لجسلیٹو اسمبلی از مراد آباد)

ریویو

رسالہ صلیب شکن بجواب شیر افگن

پادری سلطان محمد پال نے جو اپنے عیسائی ہونے کے وجوہات میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام تھا "میں مسیحی کیوں ہوا"۔ اکتوبر ١٩٣٠ء میں مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے اس کا جواب لکھا گیا جس کا جواب الجواب پادری صاحب نے اخبار نور افشاں لاہور میں لکھا بعد ازاں رسالہ کی شکل میں شائع کیا جس کا نام "شیر افگن" رکھا اس کا جواب بھی مولانا موصوف نے محققانہ وعالمانہ اسی وقت لکھا اور اسمیں حسب عادت کریمانہ اس حصہ کو نظر انداز کیا جسمیں خلاف تہذیب آپکی شان کے خلاف تحریر تھی شاید اسی وجہ سے پادری خان صاحب ہمیشہ عدم جوابدہی کا گیت گاتے رہے اور ہر اشتہار میں یہ لکھتے رہے کہ میرے رسالہ کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ آپکے تفاخر کو توڑنے کیلئے قدرت نے علاقہ مدراس کے ایک حکیم صاحب کو کھڑا کر دیا۔ جنہوں نے یہ رسالہ شیر افگن کے جواب میں لکھا۔ رسالہ ہذا میں یہ خوبی ہے کہ ہر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے وہی بات جو بزعم معترض قابل اعتراض ہے بائبل سے ثابت کی ہے۔ الغرض جواب کیلئے رسالہ قابل تعریف ہے۔ اچھا ہوتا اگر کتابت وطباعت بھی اچھی ہوتی جس کی خرابی کے باعث بعض جگہ حوالہجات بھی مشکوک ہوگئے ہیں۔ قیمت مرقوم نہیں۔

ahmadimuslim.de

سنگ گردہ و مثانہ پتھری۔ کنکر کے لئے ابھی اپریشن نہ کراویں

جناب کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدموجد امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

سنگ توڑ

ان امراض کے واسطے اکسیر ثابت ہوچکی ہے۔ بلا تکلیف براستہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ اپریشن سے پہلے ایک بار ضرور تجربہ کر لیں۔ اور ہندوستانی دماغ کی داد دیں۔ سینکڑوں اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۶ ماشہ دو روپے

ایک تازہ رائے

میرے لئے جناب نے سنگ توڑ تجویز کیا تھا۔ کچھ دن ہوئے میں نے یہ منگوایا اور شربت بزوری بارد سے استعمال کر رہا ہوں۔ گذشتہ سال سے امسال میری صحت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثانہ کا درد بالکل بند ہے۔ میرے پاس ابھی دو شیشی سنگ توڑ موجود ہے۔ آپ نے درحقیقت میری جان بچائی۔ پرماتما ایسے کار ثواب کا صلہ عطا فرمائے

(امر سنگھ نارسٹ منیجر اندورا ۲۰ ۹/۳۴)

نوٹ:۔ کارخانہ کی دیگر ادویات کی فہرست یا طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست ار کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوادیں۔

خط وکتابت وتار کا پتہ:۔ **امرت دہارا ۲۳ لاہور** (۶۸۹)

المشتہر

منیجر امرت دہارا اوشدھالیہ۔ امرت دہارا بلڈنگس۔ امرت دہارا روڈ۔ امرت دہارا پوسٹ آفس لاہور

تذکرۃ الصحف الاسلامیۃ دیوبند کے علمی مذہبی رسالہ

"قاسم العلوم"

کا

خاص حبیب نمبر مفت

جس میں بلند پایہ علمی مذہبی مقالات اور سیرۃ نبویہ علیہ الف الف تحیۃ کے مختلف پہلوؤں پر محققانہ نظم و نثر مضامین ہونگے علاوہ دارالعلوم دیوبند و مقامات مقدسہ کے قابل دید فوٹو بھی ہوں گے۔ ہر سالانہ قیمت ارسال فرماکر مفت حاصل کیجئے یا ۲ کے ٹکٹ ارسال فرماکر طلب فرمایئے۔

خط و کتابت کا پتہ: عتیق احمد صدیقی مدیر رسالہ قاسم العلوم دیوبند

آج کل ؏۱۹ } یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور، ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ محصول ۵/ **اکسیر موتی دانت**۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

ملنے کا پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۸/۹ امرتسر

مومیائی ۲۸/۵۱

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ وہ چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع مونگلی جس نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک اونگھائی خان کے نام وی پی بھیجدیں (۷ مئی ۳۵ء)

جناب عنایت اللہ صاحب جیاری۔ ایک مرتبہ ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔ اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور وی پی بھیج دیں (۱۳ مئی ۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ آپکی مومیائی پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کر چکا ہے مفید پائی۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں (۲۳ مئی ۳۵ء)

پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

تمام دنیا میں بے مثل ۳۶/۵۱

سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی

مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۷/۱۲

یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ پتہ، محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

سرمہ نور العین ۲۵/۲۵

مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۴۳/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۸۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، انکر جلنی پرانی لالی، اجالا، پھلی، جھپڑ، ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ... تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

زنانہ ریشمی دوپٹہ پھولدار ۱/۱

دوپٹہ کے چاروں طرف نہایت خوبصورت پھولدار بیل بوٹے اور پھول کا کام نکلا ہوا تین گز لمبا ڈیڑھ گز چوڑا فی ریشمی دوپٹہ ایک روپیہ بارہ آنے۔ اگر ناپسند ہو فوراً ہمارے خرچ پر واپس کر دیں۔

(ملنے کا پتہ)

منیجر سودیشی کھدر پرچارک کمپنی نمبر ۸ لودیانہ شہر

ضرورت ہے ۵/۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ ریکگنائزڈ کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپیکٹس مفت۔

(مینجر)

(۶۸۶)

محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

۲/۲

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ، چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہیں قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کردیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں یہ رقوم (نمبرہ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہو جانے پر واپس لی جاسکتی ہیں۔

۱۔ ضمانت	بالائی کلاس (A) کے لئے	دس روپے
۲ ضمانت	آرٹیزن کلاس (B) کے لئے	پانچ روپے
۳ ضمانت	برائے کتب لائبریری	پانچ روپے
۴ ضمانت	برائے ہوسٹل	دو روپے

۵ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس و ۴؍ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کردی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش ونگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوکر چھ ماہ تک رہے گی۔ اس کے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرت سر

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری ونامردی جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو شل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۳؍

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

(۶۸۷)

بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور ومعروف ارسطوئے زماں حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست وخوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازی عمر کی وجہ، اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر ونایاب نسخہ جات درج ہیں جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تک بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرت سر

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن کی تردید میں بےنظیر کتابیں

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب)

الہامات مرزا } اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کا غلط ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹/

تاریخ مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات۔ قیمت ۶/

فاتح قادیان } اس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعائے مرزا بابت دفات مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۶/

نکاح مرزا } مع جواب الجواب۔ جسمیں مرزا صاحب کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی کی زبردست تردید کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن قیمت صرف ۳/

مرقع قادیانی } یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو مرزائی مشن کی تردید میں شائع ہوتا رہا ہے۔ دو سال کا مکمل فائل ہے یعنی ۲۴ پرچے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شہادات مرزا } جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ، اقوال و افعال مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوئی مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳/

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثے کی روئداد ہے جو دربارہ حیات مسیح علیہ السلام مابین مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب اور مولوی غلام رسول آف راجیکے ہوا تھا۔ قیمت ۶/

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ بتایا گیا ہے کہ مرزائی خارج از اسلام ہیں۔ قیمت ۲/

نکات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کو معارف قرآن دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے قرآنی معارف میں سے چند نمونے

شہادۃ القرآن } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی روشنی میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۲ روپے۔

الخبر الصحیح } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس رسالہ میں حضرت عیسےٰ کی قبر پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲/

پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

یکہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۴/

تعلیمات مرزا } مع جواب الجواب۔ اس میں چند ابواب ہیں جن کو یاد کرکے ایک اردو خواں بھی کامیاب مناظرہ کرسکتا ہے۔ قیمت ۶/

فیصلہ مرزا } (عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا کے آخری فیصلہ والے اشتہار کے متعلق تمام اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت ۵/ انگریزی اڈیشن ۶/

علم کلام مرزا } اس میں مرزا صاحب کو بحیثیت ایک مصنف کے جانچا گیا، قادیانی مشن پر بالکل ایک نئی چیز ہے۔ قیمت ۸/

عجائبات مرزا } حصہ دوم علم کلام۔ اس میں مرزا صاحب کی عمر ان کے اپنے اقوال سے صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے نہایت دلچسپ رسالہ ہے۔ قیمت ۳/

بہاء اللہ و مرزا } اس رسالہ میں ہر دو مدعیان کے دعاوی اور دلائل میں مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی شیخ ایرانی سے فیض یاب تھے۔ قیمت ۶/

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں حکیموں اور ڈاکٹروں کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ مراق ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کا اپنے اقرار سے مراقی ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲/

ہندوستان کے دو ریفارمر } مرزا صاحب اور سوامی دیانند کی شیریں کلامی دربارہ رہبران دیگر مذاہب نہایت واضح مثالوں سے ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

محمد قادیانی } مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ کا بھی میں ثانی ہوں جو ان کی زندگی کا مقصد تھا وہی میرا ہے۔ اس خصوص میں ان کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

(۶۸۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔